انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

نمبر ٹیلیفون ۹۱

شرح چندہ پیشگی

قیمت ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ جولائی۔ آج بیگم صاحبہ میاں عبداللہ خان صاحب کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

آج صبح ۷ بجے لجنہ اماء اللہ حلقہ دار الفتوح کے زیر اہتمام زیر صدارت سیدہ ام وسیم احمد حرم حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خواتین کا تحریک جدید کے متعلق جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی ابو العطاء صاحب مولوی اللہ دتا صاحب اور بابا حسن محمد صاحب نے تقریریں کیں۔

منشی امام الدین صاحب مہاجر ساکن اوجلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں سخت بیمار رہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

کل بعد نماز عصر محلہ ناصر آباد کے لڑکوں کا تحریک جدید کے متعلق جلسہ ہوا۔ جس میں چند ایک طلباء نے تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صرف دنیوی مقاصد کے لئے دعا نہیں کرنی چاہیئے بلکہ خدا سے اس کا قرب مانگنا چاہیئے

ور سلطان محمود سے ایک بزرگ نے کہا۔ کہ جو کوئی مجھ کو ایک دفعہ دیکھ لے۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ محمود نے کہا۔ یہ کلام تمہارا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر ہے۔ ان کو کفار ابولہب ابوجہل وغیرہ نے دیکھا تھا۔ ان پر دوزخ کی آگ کیوں حرام نہ ہوئی۔ اس بزرگ نے کہا۔ کہ اے بادشاہ کیا آپ کو علم نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وتریٰھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون۔ اگر دیکھا۔ اور جھوٹا وکاذب سمجھا۔ تو کہاں دیکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ اور دیگر اصحاب نے آپ کو دیکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے آپ کو قبول کر لیا۔ دیکھنے والا اگر محبت اور اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے۔ تو فوراً اثر ہو جاتا ہے۔ اور جو عداوت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ تو اسے ایمان حاصل نہیں ہوا کرتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی میرے پیچھے نماز ایک مرتبہ پڑھ لیوے۔ تو وہ بخشا جاتا ہے۔ اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کونوا مع الصادقین کے مصداق ہو کر نماز کو آپ کے پیچھے ادا کرتے ہیں۔ تو وہ بخشے جاتے ہیں اصل میں لوگ نمازیں دنیا کے رونے روتے ہیں۔ اور جو اصل مقصد نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے۔ اس کی فکر ہی نہیں۔ حالانکہ ایمان سلامت لے جانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان اس واسطے روتا ہے۔ کہ مجھے با ایمان اللہ تعالےٰ دنیا سے لے جائے۔ تو خدا تعالےٰ اس کے اوپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے۔ اور بہشت ان کو ملے گا۔ جو اللہ تعالےٰ کے حضور حصول ایمان کے لئے روتے ہیں مگر یہ لوگ جب روتے ہیں۔ تو دنیا کے لئے روتے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ ان کو بھلا دے گا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ فاذکرونی اذکرکم۔ تم مجھ کو یاد رکھو۔ اور میرا قرب حاصل کرو۔ تاکہ مصیبت میں میں تم کو یاد رکھوں۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مصیبت کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان اپنے ایمان کو صاف کر سکے۔ اور دروازہ بند کر کے روئے۔ بشرطیکہ پہلے ایمان صاف ہو۔ تو وہ ہرگز بے نصیب اور نامراد نہ ہوگا۔ حضرت داؤد فرماتے ہیں۔ میں بڈھا ہو گیا۔ مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ جو شخص صالح اور با ایمان ہو۔ پھر اس کو دشواری پیش ہو۔ اور اس کی اولاد بے رزق ہو گی۔

(البدر مورخہ ۳۱ جولائی و ۷ اگست ۱۹۰۳ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

قضیہ ٹین سین کے متعلق وزیراعظم برطانیہ کا بیان

لنڈن سے ۲۴ رجولائی کی خبر ہے۔ کہ قضیہ ٹین سین کے متعلق مسٹر چیمبرلین نے دار العوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی سفیر اور جاپانی وزیر خارجہ کے مابین اس نزاع کے متعلق جو گفتگو شروع ہوئی تھی۔ اس کے آغاز میں ہی جاپانی گورنمنٹ نے یہ بات واضح کر دی تھی۔ کہ دونوں ممالک میں اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ٹین سین کے خصوصی حالات کو زیر بحث لانے سے قبل بعض اصول تسلیم کر لئے جائیں اور حکومت برطانیہ نے اس بات کو مان لیا تھا۔ حکومت برطانیہ چین کے حالات سے پوری طرح آگاہ ہے۔ چونکہ وہاں بدامنی کا دور دورہ ہے۔ اس لئے بحالیٔ امن کی خاطر جاپانی افواج کو بعض اوقات سخت کارروائیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ اور جاپانی گورنمنٹ اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی اس کے دشمنوں کو کسی رنگ میں مدد دے۔ حکومت برطانیہ کو اس کی مجبوریوں کا بخوبی احساس ہے اور وہ اس کی راہ میں حائل ہونا نہیں چاہتی۔ اس لئے چین میں آباد برطانوی لوگوں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہاں امن و امان سے رہیں۔ اور حکومت کے لئے کوئی الجھن پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ چین کے جو علاقے اس وقت جاپان کے قبضہ میں ہیں۔ ان پر اس کے اقتدار کو تسلیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ ٹوکیو کی گفت و شنید صرف ٹین سین کے حالات تک محدود رہے گی۔ اور چین کو مالی امداد دینے کا سوال ہی زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔ بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہیئے۔ کہ مشرق بعید کے سلسلہ میں جاپانی مطالبات کے سامنے برطانیہ نے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ اور جاپانی افواج کے مظالم کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

قیام امن کے لئے جرمنی کو مراعات

لنڈن سے ۲۳ رجولائی کی خبر مظہر ہے۔ چند روز ہوئے کہ جرمنی کے محکمہ اقتصادیات کا ایک ذمہ دار افسر انگلستان آیا تھا۔ برطانوی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ اس کے سامنے برطانوی وزراء نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اگر جرمنی ایک بین الاقوامی ادارہ کی نگرانی میں اپنی موجودہ اسلحہ بندی کی سکیم فوراً ترک کر دے۔ تو چونکہ اس کے نتیجہ میں دوسرے ممالک کو بھی اس پر روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ اس لئے برطانیہ اور امریکہ اسے دس کروڑ پونڈ قرضہ دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ جس سے وہ صنعتی اور تجارتی میدان میں ترقی کے ذرائع پیدا کر سکے گا۔ اس کے علاوہ افریقہ کی یورپین نوآبادیوں کو ایک ایسی سکیم میں شامل کیا جائے گا جس سے گو نوآبادیاتی ملکیت پر تو کوئی اثر نہ پڑے۔ لیکن جرمنی کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کا موقعہ مل سکیگا۔ جرمنی سے ایک نیم سرکاری اعلان کے ذریعہ اس افواہ کی تردید کی گئی ہے۔ لیکن لنڈن سے ۲۴ رجولائی کی خبر ہے۔ کہ برطانیہ کی غیر ملکی تجارت کے سکرٹری نے تسلیم کیا ہے۔ کہ جرمنی کے محکمہ اقتصادیات کے رکن کے سامنے برطانوی حکومت کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ اگر جرمنی جارحانہ اقدامات ترک کر دے۔ اور امن کے رستہ پر گامزن ہو۔ تو برطانیہ اور اس کے حلیف اس کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے اسے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اس کے لئے ضروری شرط یہ ہے۔ کہ جرمنی اسلحہ کی حد بندی کے لئے تیار ہو جائے۔ اور اگر اس نے طاقت کے زور سے یورپ پر اپنا تسلط اور اقتدار قائم کرنے کی کوشش کی۔ تو اسے اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اتحادی ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

ہٹلر اور مسولینی میں اختلافات کی افواہیں

لنڈن سے ۲۴ رجولائی کی خبر ہے کہ ہٹلر اور مسولینی میں اختلافات پیدا ہو رہے ہیں مسولینی نے پہلے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ آخر دم تک ہٹلر کا ساتھ دے گا۔ لیکن اب وہ اپنے وعدوں سے انحراف کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہٹلر نے جنوبی تیرول کو محض اٹلی کی خوشنودی کے لئے جرمنوں سے خالی کرا لیا تھا۔ لیکن اس کی یہ کارروائی بھی اس کے لئے مفید ثابت نہیں ہوئی۔ اٹلی کا وزیر خارجہ کاؤنٹ کیا نو جرمنی پر زور دے رہا ہے کہ ڈینزگ کے سوال پر پولینڈ سے صلح کر لے۔ اور اگر اس نے اس مشورہ کو قبول نہ کیا تو اٹلی اس معاملہ میں اس کی امداد نہیں کرے گا۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر اب ڈینزگ کو نظر انداز کر کے ریاست ہائے بلقان میں اپنے پاؤں پھیلانے کی کوشش کرے گا۔ روما کے سیاسی حلقوں میں بھی اس اختلاف کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ چند روز ہوئے ہٹلر نے مسولینی کو دعوت دی تھی۔ کہ بعض ضروری مسائل پر گفت و شنید کے لئے فوراً میونچ پہنچے۔ لیکن اس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ مسولینی کے دل میں ہٹلر سے حسد کے جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور اب دونو ایک دوسرے کی ترقی کو روکنا چاہتے ہیں۔

اگرچہ یہ خبریں تاحال افواہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لیکن یورپ کی سیاسیات پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ نہ کوئی دوستی پائیدار ہے اور نہ معاہدہ۔ ہر حرکت اور ہر سکون میں ذاتی مفاد کارفرما ہیں۔ جہاں کوئی فائدہ کی امید ہو۔ تمام تعلقات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اس لئے کوئی بعید نہیں۔ کہ اب یہ پرانے حلیف ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر نئی دوستیاں قائم کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت

محکمہ انہار کے ایک پراجکٹ میں کام شروع ہونے والا ہے۔ جس میں اوورسیرز۔ سب اوورسیرز۔ سرویرز اور ٹھیکہ داران کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس سرنامہ چھوڑ کر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

خریداران "الفضل" جن کے نام اگست ۱۹۳۹ء میں وی پی ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۴۹۰۷ حکیم محمد محفوظ عالم صاحب	۱۴۹۶۹ ملک عبدالحق صاحب	۱۴۹۹۹ مولوی محمد علی صاحب
۱۴۹۱۰ چوہدری عبدالحمید خان "	۱۴۹۷۱ چوہدری سجان خان "	۱۵۰۰۷ مستری اسمٰعیل صاحب
۱۴۹۳۰ " محمد عبداللہ "	۱۴۹۸۰ خواجہ عزیز اللہ "	۱۵۰۱۱ بشیر احمد صاحب
۱۴۹۳۷ خواجہ عبدالعزیز "	۱۴۹۸۱ سید محمد حسین "	۱۵۰۱۴ سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۴۹۴۱ ملک عزیز احمد "	۱۴۹۸۴ عبدالکریم "	۱۵۰۲۱ صوبیدار محمد عبداللہ صاحب
۱۴۹۴۳ جماعت احمدیہ ٹانک	۱۴۹۸۵ حاکم علی "	۱۵۰۲۴ ڈاکٹر منیر احمد "
۱۴۹۴۷ چوہدری عزیز اللہ صاحب	۱۴۹۸۶ مسعود الرحمن "	۱۵۰۲۷ ثناء اللہ "
۱۴۹۴۹ " نقیر اللہ "	۱۴۹۸۷ محمد احمد "	۱۵۰۲۹ محمد شفیع "
۱۴۹۶۰ ایس ایم عمر صاحب	۱۴۹۸۸ شیخ غلام علی "	۱۵۰۳۰ بہاء الحق "
۱۴۹۶۳ شیخ محمد ابراہیم	۱۴۹۹۳ ملک کرم الٰہی "	۱۵۰۳۵ بسمل "
۱۴۹۶۵ راجہ غلام محمد "	۱۴۹۹۴ حافظ سید بشیر احمد خان صاحب	۱۵۰۳۶ بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب
۱۴۹۶۶ عبدالرحمن "		۱۵۰۳۹ ایم ظہیر الدین صاحب
۱۴۹۶۸ محمد بخش خان "	۱۴۹۹۵ چوہدری شیر محمد صاحب	۱۵۰۴۴ شیخ غلام احمد "

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ ہدایت ولد محمد ذات ارائیں سکنہ چینوٹ چاہ نتھے والا تحصیل چینوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چینوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۴ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۴ ۷/۳۹

(دستخط) **خان صاحب میاں نور الدین صاحب**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چینوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سنت سنگھ۔ پیارا سنگھ نابالغان پسران سندر سنگھ بولایت مسماۃ کلاں والدہ خود ذات ترکھان سکنہ کہکہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۷ ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۰ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سجن۔ سکھا پسران سوہاوا ذات مقابل سکنہ چک ۱۳۲ تحصیل چینوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چینوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۴ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۴ ۷/۳۹

(دستخط) **خانصاحب میاں نور الدین صاحب**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چینوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ علی بخش ولد وزیرا ذات گوجر سکنہ اڑمڑ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۰ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان ولد محبت ذات خالوآنہ سکنہ چک ۲۵۸ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چینوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷ ۷/۳۹

(دستخط) **خانصاحب میاں نور الدین صاحب**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چینوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد بخش ولد خیرا ذات گوجر سکنہ اولیاء تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۷ ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۰ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ غلام غوث ولد عبدو ذات ارائیں سکنہ چکوال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۳ ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۴ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ گورانداتا رام ولد انت رام ذات برہمن سکنہ دسوہہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۲ ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۰ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۲۴ جولائی۔ گیہوں سے لدے ہوئے تین جہاز کلکتہ جارہے تھے۔ لیکن اب انہیں یہاں ٹھیرا کر خالی کرایا جارہا ہے۔ اور ان میں ہندوستانی فوجیں باہر بھیجی جائیں گی۔

مانٹریل ۲۴ جولائی۔ کینیڈا میں طلاق کی بہت کثرت ہے۔ جس سے یہ ملک بدنام ہو رہا ہے۔ اس بدنامی کو دور کرنے کے لئے اب وہاں اجتماعی شادیوں کی تحریک جاری ہوئی۔ اور ۴۰ جوڑوں کے درمیان پہلی اجتماعی شادی کا فیصلہ ہؤا ہے۔

ہانگ کانگ ۲۴ جولائی۔ ایک برطانوی جہاز کل دریائے ینگسی میں جارہا تھا۔ کہ جاپانیوں نے روک کر اس کی تلاشی لینی شروع کردی۔ اور دو گھنٹے تلاشی لیتے رہے۔ دو طلائی اور متعدد چاندی کی سلاخوں پر قبضہ کرلیا۔ اور اس پر ملازم تین چینی ملاحوں کو گرفتار کرلیا۔

دمشق ۲۴ جولائی۔ گذشتہ ہفتہ تیس ہزار ترکی فوج فاتحانہ انداز میں اسکندرونہ میں داخل ہوئی۔ اسکندرونہ کے صدر مقام انطاکیہ میں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ تمام ترکی مملکت میں تین یوم کے لئے اس پر جشن منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ترکی فوج کے داخلہ سے لے کر اب تک بیس ہزار ارمنی اسکندرونہ سے نکل کر جاچکے ہیں۔

میڈرڈ ۲۴ جولائی۔ جرنیل فرینکو کے خلاف فوج کے دو کالموں نے بغاوت کردی ہے۔ دو مشہور جرنیل گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور وزیر تعلیم بھی۔ ملک میں انتشار پھیلی ہوئی ہے۔ اور دوبارہ خانہ جنگی کا احتمال ہے۔

سیلون ۲۴ جولائی۔ حکومت سیلون اور پنڈت نہرو کے مابین طویل مذاکرات کے بعد سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اور حکومت سیلون نے فیصلہ کیا ہے کہ جو ہندوستانی پانچ سال سے ملازم ہیں۔ ان کو نہیں نکالا جائے گا۔

شنگھائی ۲۴ جولائی۔ روس اور جاپان کی منگولیا میں جنگ بدستور ہے

آج روسی افواج مانچوکو کی سرحد کی عبور کر کے جاپانی علاقہ میں داخل ہوگئیں۔

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ حکومت فرانس عنقریب غازی عبدالکریم کو رہا کرنے والی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ ہسپانوی مراکش کے مراکشیوں کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر کے سپین کے خلاف لڑائیں۔

ماسکو ۲۴ جولائی۔ سرکاری خبر رساں طاس ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ تجارت اور قرضہ کے متعلق جرمنی اور روس میں گفت و شنید بمقام برلن ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ وزیر دفاع نے ایک پبلک تقریر میں کہا۔ کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے ۹ لاکھ آہنی پناہ گاہیں تیار کروائی گئی ہیں۔ جن میں ۵۰ لاکھ نفوس پناہ لے سکیں گے۔ ان کی تیاری کے لئے ایک سو فرموں کو آرڈر دیا گیا تھا۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ ہندوستان کے پانچ صوبوں میں بندش شراب کی سکیم نافذ ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی صوبہ ایسا نہیں جس میں انگریزی فوج کو شراب کے استعمال کی ممانعت ہو۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ امن خریدنے کے لئے ہٹلر کو رشوت دینا چاہتی ہے ایسا کوئی ارادہ نہیں۔

شملہ ۲۴ جولائی۔ جدید قسم کے چار بمبار ہوائی جہاز آج یہاں پہنچے چار اس سے قبل آچکے ہیں۔ اور مزید چار عنقریب آئیں گے۔

شملہ ۲۴ جولائی۔ ڈھاکہ کی رہنے والی ایک بنگالی لڑکی کو فیڈرل سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد حکومت ہند کے ڈیفینس ڈیپارٹمنٹ میں اسامی دی گئی ہے

ایبٹ آباد ۲۴ جولائی۔ ریاست امب سے نکالے ہوئے ۹ سو اشخاص کے ایک وفد نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور اپنی ضبط شدہ جائداد کی واپسی کے لئے ان سے امداد کی درخواست کی۔

ایبٹ آباد ۲۴ جولائی۔ ایک لمبے عرصے سے سرحدی گاندھی نے سرحد کانگرس کی سرگرمیوں میں حصہ لینا ترک کر رکھا تھا۔ اب پراونشل کانگرس کے اجلاس میں انہوں نے آئندہ کام کرنا منظور کرلیا۔ کانگرسی ممبروں نے حلف اٹھایا کہ وہ اپنے تمام اختلافات دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر کو منٹو پارک میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ استقبالیہ کمیٹی قائم ہوگئی ہے جس کے صدر نواب ممدوٹ اور سکرٹری میاں بشیر احمد صاحب بیرسٹر ایڈیٹر ہمایوں ہیں۔

ناگپور ۲۴ جولائی۔ حیدرآباد کے دورہ سے واپسی کے بعد مشہور شاعر حسرت موہانی نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہندوستان سے ملاؤں کا خاتمہ ہوجانا چاہیئے۔ مذہب پالٹیکس کو علیحدہ کئے بغیر اب ہماری نجات ممکن نہیں۔

لکھنؤ ۲۴ جولائی۔ ایک انگریز کو رڑکی کالج کا پرنسپل مقرر کرنے پر کانگرس پارٹی اور کانگرس وزارت میں شدید اختلاف پیدا ہوگیا ہے جو ممکن ہے آئینی تعطل پر منتج ہو۔

بنوں ۲۴ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ فقیر ایپی سخت بیمار ہے اور اس کے علاج کے لئے یہاں سے ایک حکیم بلایا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ ایک امریکن انجنیئر نے ایک جدید طیارہ ایجاد کیا ہے۔ جو چار سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔ اس کے ماتھے پر ایک توپ نصب ہے جو خودبخود ایک منٹ میں سو فائر کرتی ہے۔

روما ۲۴ جولائی۔ سپین کے سابق شاہ الفانسو کے پرائیویٹ سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کے متعلق اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ وہ دوبارہ تخت حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں۔

کلکتہ ۲۴ جولائی۔ آج سر عبدالکریم غزنوی ساٹھ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ ۲۵-۱۹۲۴ء میں بنگال کے وزیر تھے۔ پانچ سال تک ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی رہے۔ بنگال کی سائمن کمیٹی کے صدر تھے۔

سٹاک ہالم ۲۴ جولائی۔ حکومت ناروے کے تجربوں کی اطلاع ہے کہ جرمنی کے پاس بعض ایسی جنگی مشینیں ہیں کہ جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور جنگ کے وقت ہولناک تباہی کا موجب ہونگی۔

برلن ۲۴ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ جرمنی کا وزیر خارجہ چند روز تک انگلستان جارہا ہے۔ اور برطانیہ کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے جرمنی کے بعض مطالبات کے متعلق گفت و شنید کرے گا۔

ڈینزگ ۲۴ جولائی۔ پولینڈ کے دس فوجی طالب علموں کو بغیر اجازت سرحد عبور کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر فوجی جاسوسی کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

گوجرانوالہ ۲۴ جولائی۔ آج گھی خالص ۱۰/-/۳۸ گندم ڈرہ ۱/۱۴/۱ نخود ۲/۱۳/۶ ہے۔ گوجرہ میں گھی ۳۵/۴/- اور مرچ سرخ ڈنڈی دار ۷/۸/- ہے۔ لائل پور میں گڑ ۸/- ۱۱/۸ شکر ۸/۸/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ

صرف ایک کھانا کھایا جائے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس سال یوم تحریک جدید کی تاریخ مقرر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس سے پیشتر کم از کم تین جلسے کر کے جماعت میں بیداری پیدا کی جائے۔ مقررہ تاریخ قریب آ رہی ہے۔ جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطالبات تحریک جدید کو ہر ایک فرد جماعت تک پہونچائیں احباب کی سہولت کے لئے مطالبات کا خلاصہ بترتیب شائع کیا جائیگا انشاء اللہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ اور ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کیا جائے۔ اگر مہمان بے تکلف ہو تو اس کے لئے بھی ایک ہی کھانا ہو۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانیوں سے ہوتی ہے

تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے سال پنجم کے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ بلکہ کافی تعداد ایسی جماعتوں کی ہے جنہوں نے ابھی تک وعدوں کی نسبت سے صرف پچیس تیس فی صدی کے درمیان ادائگی کی ہے۔ حالانکہ آٹھ ماہ کا عرصہ ختم ہو رہا ہے۔ چاہیئے یہ تھا کہ جماعتوں اور افراد کا وعدہ کم سے کم ۶۶ فی صدی پورا ہو جاتا۔ مگر اب بھی موقعہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں کہ سب وعدے ۱۵ اگست تک پورے ہو جائیں۔ تحریک جدید کے مالی سیکرٹریان۔ سیکرٹریان عام اور عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے ۱۵ اگست تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر دیں۔ اور ہر بڑی اور چھوٹی جماعت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو ذہن نشین کرے۔ کہ "کئی بڑی جماعتیں پیچھے ہیں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں" وہ جماعتیں جن کے وعدوں میں پچیس تیس فیصدی کی وصولی ہے۔ وہ پوری توجہ سے کام لیں۔ اور اپنے چندوں کی جلد ادائگی کا انتظام کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

انسپکٹران بیت المال کی ڈاک کے متعلق ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے کہ نظارت بیت المال سے جو ڈاک جماعت کے عہدہ داران کی معرفت انسپکٹران بیت المال کو بھجوائی جاتی ہے وہ انکو پہونچائی نہیں جاتی بلکہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں جس کی وجہ سے سلسلہ کے کام میں حرج واقع ہوتا ہے۔ اور بعض عہدہ دار انسپکٹران بیت المال کے نام کے لفافے جو ان کی معرفت بھیجے جاتے ہیں کھولکر اُڑھ کر دیتے ہیں یہ درست نہیں بعض باتیں یا ہدایات انسپکٹروں کے لئے بصیغہ راز ہوتی ہیں جنکا اخفاء ضروری ہوتا ہے یا بعض خط و کتابت انکے خانگی امور پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے بیرونی جماعتوں کے عہدہ داران کو ہدائت دی جاتی ہے کہ وہ انسپکٹران بیت المال کی ڈاک بغیر کھولے بغیر کسی توقف کے انکو پہونچا دیا کریں۔ ناظر بیت المال

بقیہ صفحہ ۳

پچھلے دنوں سٹڈیشن کے ایام میں مسٹر غلام نبی کو دو سال قید کی سزا دی گئی تو اس کے رشتہ داروں نے قانونی مشورہ حاصل کرنے کے لئے پنجاب کے ایک وکیل صاحب کی خدمات حاصل کیں یا انہوں نے خود بخود اپنی خدمات پیش کیں۔ وہ ریاست میں اپنی قانونی امداد کے سلسلہ میں آئے تھے۔ اور ان کا ایجی ٹیشن کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اس کے باوجود ریاست کے افسروں نے انہیں نوٹس دے کر ریاست سے باہر نکال دیا"۔

جس ریاست میں رعایا کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہو۔ اس کے متعلق آریوں اور ان کے تمام حمائتیوں کا بالکل خاموش رہنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ کہ کہیں ظلم و ستم ہو یا عدل و انصاف بلکہ ان کے مدنظر صرف یہ بات ہے کہ ریاست ہندو ہے یا مسلمان اگر ہندو ہو تو خواہ وہ کچھ کرے سب کچھ قابل برداشت۔ لیکن اگر مسلمان ہو تو اس کی اچھی باتوں کو بھی بُرے پیرایہ میں پیش کر کے اس کے خلاف نفرت اور حقارت پھیلانا شروع کر دیں۔

ریاست چمبہ کے لوگوں کی اقتصادی حالت جس درجہ گری ہوئی ہے اس کا اندازہ "پرتاپ" کے حسب ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔

"وہاں کے لوگ گیہوں کے ساتھ پچاس فیصدی گھاس ملا کر کھاتے ہیں گیہوں اور گھاس کو اکٹھا پیس لیا جاتا ہے لوگوں کی اقتصادی حالت اس درجہ پست ہونے کے باوجود مالیہ کی شرح بہت زیادہ ہے ۳۵ روپے سے لے کر سو روپیہ ایکڑ تک مالیہ وصول کیا جاتا ہے"۔

اس قدر مفلوک الحال رعایا کو مذہبی اور سیاسی حقوق جس قدر حاصل ہیں۔ ان کا تو ذکر ہی کیا نہ کوئی جلسہ کیا جا سکتا ہے۔ نہ کوئی مذہبی انجمن بنائی جا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی جلوس نکالا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ تجارتی کاروبار کے لئے بھی کمپنی قائم کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ "پرتاپ" لکھتا ہے۔

"ریاست کے چند تعلیم یافتہ نوجوانوں نے چمبہ میں ایک جائنٹ سٹاک کمپنی جاری کرنے کی اجازت مانگی۔ تو ان کی اس درخواست کو بھی نامنظور کر دیا گیا۔ حالانکہ ریاست میں شہد زیرہ اور جڑی بوٹیوں کی تجارت وسیع پیمانہ پر ہو سکتی ہے"۔

کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں کہ پنجاب کے آریہ پنجاب ہی کی ایک ریاست چمبہ میں یہ حالات خود تسلیم کرتے ہوئے ان کی اصلاح کے لئے تو کچھ بھی کوشش نہیں کرتے۔ لیکن حیدرآباد سینکڑوں میل سفر طے کر کے شورش بپا کرنے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ حیدرآباد میں ہر مذہب و ملت کی رعایا کو جس قدر حقوق حاصل ہیں ان کے مقابلہ میں ہندو ریاستوں کی کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرا یوم عمل اجتماعی

جیسا کہ پہلے اعلان سے احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ عمل اجتماعی کا تیسرا دن ۲۷ جولائی ۱۹۳۹ء کو انشاء اللہ تعالےٰ منایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ مقام عمل پر انشاء اللہ فرسٹ ایڈ پانی پلانے اور سائیکلوں و دیگر اشیاء کی حفاظت کا حسب سابق انتظام کیا جائے گا۔ دوکاندار اپنی دوکانیں صبح سے ساڑھے دس بجے تک بند رکھیں۔ محلوں اور شہر میں گشت کرنے کے لئے سائیکلسٹ مقرر کئے جائیں گے۔

تفصیلی پروگرام دو ورقہ کی صورت میں علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب اسے ملاحظہ فرمالیں۔

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

CENTRAL AHMADIYYA LIBRARY
QADIAN
No............
SADR AUNJUMAN AHMADIYYA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ

حیدرآباد" کے خلاف ستیہ گرہ کرنے والے "چنبہ" کی طرف کیوں رخ نہیں کرتے

کچھ عرصہ سے بظاہر پنجاب کے آریوں نے لیکن دراصل تمام ہندوؤں نے مملکت حیدرآباد کی حدود میں داخل ہو کر قانون شکنی شروع کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ اس حکومت میں آریوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ اور نہ ہی وہاں کے غیر مسلم باشندوں کو ابھی تک ابتدائی شہری حقوق میسر ہیں۔ اس بات کو پیش کر کے وہ نہ صرف ہندوؤں اور سکھوں سے بلکہ برطانوی ہند کے مسلمانوں سے بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان کے ساتھ شامل ہو کر ان کی امداد کریں۔ اور بعض کرایہ کے ٹٹو انہیں ایسے مل بھی گئے ہیں۔ جو آریوں کی حمایت میں اوٹ پٹانگ باتیں کرتے رہتے ہیں۔

قطع نظر اس سے کہ آریہ حکومت دکن کے خلاف جو کچھ کہتے ہیں۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہندوستان بھر میں صرف ریاست حیدرآباد ہی ایسی ریاست انہیں معلوم ہوئی ہے۔ جس نے رعایا کو ابتدائی شہری اور مذہبی حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ اور جس کے خلاف ان کو ستیہ گرہ کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے کیا وہ ہندوستان کی ہندو ریاستوں کے حالات سے واقف نہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کا کوئی اور علاقہ تو الگ رہا۔ خود پنجاب میں بھی ایسی ہندو ریاستیں موجود ہیں۔ جن میں رعایا پر وہ انسانیت سوز مظالم ہو رہے ہیں۔ کہ ان کے تصور سے بھی جسم انسان لرز جاتا ہے۔ اور ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو حقوق اور مراعات حیدرآباد نے اپنی رعایا کو دے رکھی ہیں ان کا عشر عشیر بھی ابھی تک ہندو ریاستوں نے اپنی رعایا کو نہیں دیا۔ ان حالات میں چاہیے تو یہ تھا۔ کہ مذہبی آزادی کی رٹ لگانے والے اور عام حقوق کے حصول کے لئے شور مچانے والے آریہ پہلے پنجاب کی ہندو ریاستوں کی طرف متوجہ ہوتے۔ اور ان کو مجبور کرتے کہ وہ کم از کم حیدرآباد جتنی اصلاحات ہی اپنی رعایا کو دیں۔ اور اس میں کامیابی حاصل کر لینے کے بعد حیدرآباد کی طرف رخ کرتے لیکن انہوں نے اس طرف تو قطعاً توجہ نہ کی۔ اور حیدرآباد کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کے لئے اٹھ دوڑے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک تو حیدرآباد مسلمان حکومت ہے۔ اور دوسرے تمام ہندو لیڈر اور سرمایہ دار ان کی پشت پر ہیں۔ حتیٰ کہ گاندھی جی کے متعلق بھی ثابت ہو چکا ہے۔ کہ آریوں نے اس وقت تک جو کچھ کیا۔ ان کے مشورہ سے کیا۔ اور آئندہ بھی جو قدم اٹھائیں گے۔ ان کی ہدایات کے ماتحت اٹھائیں گے۔ چنانچہ اخبار "ہندوستان ٹائمز" لکھتا ہے:۔

"معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے اس تحریک کے دوران میں وقتاً فوقتاً گاندھی جی سے بھی ہدایت و نصیحت حاصل کی ہے اور اب بھی غالباً ستیہ گرہ کے بند کرنے۔ یا جاری رکھنے میں ان کی صلاح ضرور لی جائیگی"۔

جب آریوں کو یہاں تک امداد حاصل ہو، تو وہ کیوں نہ ایک اسلامی مملکت کے خلاف پوری طاقت سے صف آرا ہوں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خود پنجاب کی ریاستوں میں اس قدر اندھیر مچا ہوا ہے۔ کہ آریوں کو اگر حق و انصاف مدنظر ہوتا۔ اگر رعایا کی بہتری اور بھلائی پیش نظر ہوتی۔ حتیٰ کہ اپنے مذہبی اصول کی کوئی پروا ہوتی۔ تو حیدرآباد کا دور دراز کا سفر طے کر کے وہاں جانے کی ضرورت نہ تھی۔ پنجاب میں ہی ان کے لئے کافی میدان عمل موجود تھا۔ اور یہ ہمارے نزدیک ہی نہیں۔ بلکہ خود ان کے نزدیک بھی۔ کیونکہ انہیں بھی اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ جو اندھیر نگری پنجاب کی بعض ہندو ریاستوں میں پائی جاتی ہے اس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی:۔

چنانچہ پنجاب کی ایک پہاڑی ریاست چنبہ کے جو حالات حیدرآباد ستیہ گرہ کے ڈکٹیٹر مہاشہ کرشن کے اخبار "پرتاپ" (۱۸۔ جولائی) نے بیان کئے ہیں۔ وہ اسی کے الفاظ میں درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

اخبار مذکور ان ریاستوں کا ذکر کرتا ہوا "جن میں ابھی تک وسطی زمانہ کی سی طرز حکومت جاری ہے"۔ اور جن پر وائسرائے ہند کے اس اشارہ کا کہ وہ ریاستوں کی حکومتوں کو ترقی یافتہ اصول پر چلائیں۔ اور انہیں برطانوی ہندوستان کے صوبوں کے معیار پر لانے کی کوشش کریں۔ بالکل الٹا اثر پڑا ہے۔ اور لوگوں کو جو تھوڑی بہت شخصی آزادی حاصل تھی۔ اسے بھی سلب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لکھتا ہے:۔

"پنجاب کی پہاڑی ریاست چنبہ ان ریاستوں میں سے ایک ہے"۔

گویا ریاست چنبہ ایک ایسی ریاست ہے جہاں لوگوں کی شخصی آزادی بالکل سلب ہو چکی ہے۔ اور اس کی مثال میں ایک بالکل تازہ واقعہ یہ پیش کیا ہے۔ کہ:۔

"ریاست چنبہ کے کارپردازوں نے پچھلے دنوں ایک شخص کو اس بنا پر سڈیشن کے الزام میں دو سال کی قید کی سزا دے کر کہ اس نے ایک روزانہ اخبار کے پرچے تقسیم کیوں کئے۔ بغاوت کے جرم کی ایک نئی تفسیر کر ڈالی"۔

اس ریاست میں قانون کو جس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے "پرتاپ" نے "پندرھویں صدی کی یادگار" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ایک ہی شخص پولیس۔ اگزیکٹو اور جوڈیشری کا افسر اعلےٰ ہے۔ وہی شخص کسی پر مقدمہ چلانے کی اجازت دیتا ہے۔ وہی گرفتار کرتا ہے اور وہی ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت میں آخری فیصلہ دیتا ہے"۔

ریاست کے نظم و نسق کے متعلق لکھا ہے:۔

"ریاست کی لمبائی ۷۰ میل اور چوڑائی ۵۰ میل ہے۔ لیکن سارے علاقہ میں سوائے چنبہ شہر کے کہیں کوئی عدالت نہیں۔ پانگی کے لوگوں کو مقدمات کی پیروی کے لئے ۷۵ میل کے فاصلہ سے ۱۴۰۰۰ فٹ کی دشوار گزار بلندیوں کو طے کر کے آنا پڑتا ہے۔ اور آنے جانے میں ان کے دو ہفتے صرف ہو جاتے ہیں"۔

اس خطۂ زمین میں قانون کی جس طرح مٹی پلید کی جا رہی ہے۔ اس کا اور پر ذکر آ چکا ہے اب قانون دانوں کی داستان سنئے۔ "نہ صرف عدالتوں میں ملزموں کو اپنے وکیل کھڑے کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ ریاست چنبہ کی سرزمین پر وکیل پریکٹس ہی نہیں کر سکتے۔ ریاست کے چند نوجوان بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگریاں حاصل کر کے بیکار پھر رہے ہیں۔ وہ بارہا درخواست کر چکے ہیں۔ کہ انہیں پریکٹس کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی"۔

جس علاقہ میں قانون اور قانون دانوں کی یہ درگت ہو۔ وہاں انصاف کی جو صورت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ریاست چنبہ نے کوئی قانون دان رکھا ہوا ہی نہیں۔ اور وہ کبھی قانونی مشورہ حاصل نہیں کرتی۔ ریاست نے باقاعدہ مشیر قانونی مقرر کیا ہوا ہے۔ مگر وہ جس قابلیت اور لیاقت کا ہے۔ وہ یہ ہے "عدالتوں کی مختاری کا کام ایک ان پڑھ شخص کے سپرد ہے۔ جو اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتا"۔

جہاں اس قابلیت کا قانون دان ہو۔ کیا وہاں کے متعلق کسی کے وہم میں بھی آ سکتا۔ کہ کسی بے گناہ کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہوگی:۔

ان حالات میں اگر کسی مصیبت زدہ کو بیرون ریاست سے قانونی امداد میسر آسکے تو اس کی قطعاً اجازت نہیں دی جاتی۔ حتیٰ کہ اگر کسی کو کسی ستم زدہ کی داستان مصیبت معلوم ہو جائے۔ اور وہ قانون دان ہونے کی وجہ سے محض ازراہ رحم ستم رسیدہ کو قانونی امداد دینا چاہیے۔ تو نہ صرف اسے اس کی اجازت نہ دی جائے گی۔ بلکہ فوراً حدود ریاست سے باہر نکال دیا جائے گا۔ چنانچہ "پرتاپ" لکھتا ہے:۔ (بقیہ صہ ۲ کالم ۳ دیکھو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اصول فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں

(۱)

دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں اور ہر مذہب میں بہت سے فرقے ہیں۔ اور ہر فرقہ کے لوگوں کے اوضاع و اطوار اور اخلاق و عادات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کوئی کسی تعلیم کو ذریعہ نجات قرار دیتا ہے تو کوئی کسی کو ایک ایسا انسان جو سنجیدگی کے ساتھ راہ حق کا متلاشی ہو اسکے لئے مذاہب و ملل کا یہ اختلاف عظیم ایک پریشان کن معمہ ثابت ہوتا ہے اور وُہ حیران ہوتا ہے کہ میں اپنی تسکین کا کس کو ذریعہ بناؤں۔ اسے سخت پیاس لگی ہوئی ہوتی ہے۔ وُہ آبحیات کے ایک جام کو ترستا ہے اور اسے دکھائی بھی دیتا ہے کہ ہر مذہب اپنے ہاتھ میں ایک ایک جام لئے ہوئے ہے۔ مگر جونہی وُہ یہ سنتا ہے کہ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اس کے پاس آبحیات کا جام نہیں بلکہ زہر ہلاہل سے بھرا ہوا پیالہ ہے۔ اور یہی رائے اس کے متعلق دوسرے کی طرف سے ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ تو وہ سہم جاتا ہے۔ کہتا ہے خدایا میں کس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاؤں۔ ممکن ہے میں زندگی کا جام لینے کے لئے ہاتھ بڑھاؤں۔ اور مجھے زہر کا پیالہ ملے۔ ممکن ہے میں روٹی پر ہاتھ ڈالوں اور بعد میں مجھے معلوم ہو کہ وُہ پتھر ہے۔ پس اس کی حیرت اور سراسیمگی بالکل طبعی ہوتی ہے۔ اور واقعہ میں وُہ استعجاب کی نگاہوں سے ہر ایک کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ایک فیصلہ کن نتیجہ پر پہونچنے کے بالکل قابل نہیں پاتا۔ ایسے پریشان کن حالات میں یقیناً ایک سچے مذہب کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنی سچائی کا کوئی ایسا ظاہری ثبوت پیش کرے۔ جس کی موجودگی انسان کو ہر قسم کی ذہنی پریشانی اور خلفشار سے نجات دلا سکے۔ اور اسے ثمرات اخروی کی امید ہی نہ دلاتی ہو بلکہ دم نقد فائدہ پہونچانے والی اور اس جہان میں بھی اُسے اس یقین اور وثوق پر قائم کر دینے والی ہو کہ جس مذہب پر وُہ چل رہا ہے۔ وُہ یقینی طور پر اسے خدا تعالےٰ کے قرب سے متمتع کر دے گا۔

اس محک پر جب مذاہب عالم کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت بے نقاب ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دو جنتوں کا وعدہ دیتا ہے۔ ایک دنیوی جنت کا اور دوسری اخروی جنت کا۔ دنیوی جنت کے یہ معنی نہیں کہ مومن کو دنیا میں عیش و عشرت کا کافی سامان میسر آ جاتا ہے یا دولت و ثروت کی فراوانی اسے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے بھی حقیقی سکینت اور اطمینان حاصل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ان کی وجہ سے بسا اوقات انسان اپنے آپ کو مصائب و آلام ، بے چینی اور اضطراب میں پاتا ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کی وُہ علامات جو اپنے پیاروں کے لئے وہ ظاہر کرتا ہے۔ اس کے لئے ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور وُہ اپنے دل میں ایسا اطمینان اور سکینت پاتا ہے۔ کہ دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے بھی اپنے آپ کو ایک جنت میں پاتا ہے۔ کلام الہیٰ کے معارف اس پر کھلتے ہیں۔ دعائیں اس کی قبول ہوتی ہیں۔ اور یہ امور اس بات کا ثبوت ہوتے ہیں کہ وُہ ایک سچے مذہب کا پیرو ہے۔ اور یہ کہ جس درخت سے اس نے اپنا پیوند لگایا ہے وہ پھلدار ہے ایسا نہیں جو خزاں کا شکار ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ جو شخص خدا کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے ہم اسے دو جنت دیا کرتے ہیں۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃ ولدار الاخرۃ خیر ولنعم دار المتقین۔ کہ نیک لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی نیک جزا ہے۔ مگر اصل گھر آخرت ہے۔ اور وہی دار المتقین ہے۔ پھر بطور اصل اسلام نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا جو شخص اس جہان میں روحانی بصیرت حاصل نہیں کر سکے گا وُہ اگلے جہان میں بھی روحانی لحاظ سے اندھا ہوگا۔ پس اسلام انسان کو اسی جہان میں وہ روحانی آنکھیں بخشتا ہے۔ جو اگلے جہان میں دیدار الہیٰ کا ذریعہ بنیں گی۔ اور یہ شرف جو نہایت ہی عظیم الشان ہے۔ بجز اسلام اور کوئی مذہب اپنے اندر نہیں رکھتا۔

(۲)

انسان سہو و نسیان کا پتلا ہے گناہ اور قصور بعض دفعہ عمداً اور بعض دفعہ سہواً سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ہر گناہ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے سزا ملتی تو نوع انسانی کبھی کی ہلاک ہو چکی ہوتی۔ مگر خدا بڑا رحیم و کریم ہے وُہ ستار العیوب اور غفار الذنوب ہے۔ وُہ تواب اور رحیم ہے وہ گناہ دیکھتا اور معاف کرتا ہے۔ نافرمانیاں دیکھتا اور عفو سے کام لیتا ہے۔ ہاں جب کوئی حد سے بڑھ جائے۔ تو پھر اسے سزا بھی دیتا ہے۔ مگر بہر حال اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ اور وُہ ایک میزان میں اعمال نیک اور اعمال بد کو رکھتا ہے۔ اور کثرت پر اپنے فیصلہ کا انحصار رکھتا ہے۔ اعمالِ نیک میں زیادتی ہو تو خدا تعالےٰ اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے۔ اور اگر اعمالِ بد میں زیادتی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس کی اصلاح کے لئے اسے ایک خاص مقام میں رکھتا ہے۔ جسے دوزخ کہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ امّا من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃٍ راضیہ و امّا من خفت موازینہ فامّہ ھاویہ۔ کہ جس کی میزان میں اعمالِ نیک زیادہ ہوں گے۔ وُہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسی حیات کا وارث کیا جائے گا۔ جو نہایت ہی مرغوب ہوگی۔ مگر وُہ جس کا پلڑا ہلکا ہوا وہ ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ گویا اسلام میں عملی لحاظ سے اکثریت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ اور نجات کے حصول میں گناہ دیوارین کر حائل نہیں ہوسکتے۔ بشرطیکہ انسان اس لیلاد کو توبہ کے پانی سے وقتاً فوقتاً گراتا رہے۔ اور اسے اتنا بلند نہ ہونے دے۔ کہ وُہ اسے پھلانگنے کی طاقت بالکل کھو دے۔

قرآن کریم کی بعض اور آیات بھی اس مضمون کو واضح کرتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والوزن یومئذٍ الحق فمن ثقلت موازینہ فاولٰئک ھم المفلحون اسی طرح فرماتا ہے۔ الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ

(۳)

کون ہے جو نجات کا خواہشمند نہیں کہ اُسے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو۔ ہر شخص خدا تعالےٰ کا بندہ ہے۔ اور بندہ اپنے خالق سے یہ بجا طور پر توقع رکھتا ہے۔ کہ وُہ اُسے اپنے قرب میں جگہ دے۔ مگر نادانوں نے برہمنوں کو خاص مقام دے دیا بعض نے سادات سے بعض فضائل مختص کر لئے۔ حالانکہ تمام فضیلت نیکی اور تقوےٰ میں ہے۔ نہ محض خاندان کے بڑا ہونے میں۔ اسلام فطرتِ انسانی کے اس احساس کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے نجات تمام انسانوں کا حق قرار دیتا ہے۔ یہ نہیں کہ زید تو نجات پا جائے گا۔ اور بکر نہیں پائے گا۔ بلکہ ہر فرد بشر آخر نجات پا جائے گا۔ اور اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ کہ میں نے جن و انس محض اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کئے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری طرف فرماتا ہے۔ عبد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ پس جبکہ عبد بننے کا لازمی نتیجہ جنت ہے اور ہر انسان مقامِ عبودیت کے حصول کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ہر انسان کے لئے یہ مقدر ہے۔ کہ وہ بالآخر نجات پاجائے اسی طرح یہ استدلال اس آیت کریمہ سے بھی ہوتا ہے۔ کہ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بھا وکفیٰ بنا حاسبین۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ جس طرح ایک بدی کا ذرہ بھی قابلِ پاداش ہے۔ بشرطیکہ خدا اسے معاف نہ کرچکا ہو۔ اسی طرح ہر نیکی کی جزا دی جائے گی۔ اب یہ تو یقینی بات ہے۔ کہ کوئی انسان سوفیصدی گناہ نہیں کرتا۔ لازماً کچھ نہ کچھ نیکیاں بھی ضرور کرتا ہے۔ بلکہ بڑے سے بڑے گنہگار کی زندگی بھی نیکی سے کلیۃً خالی ثابت نہیں کی جاسکتی۔ جب واقعہ یہ ہے۔ تو کیا کوئی عقل تسلیم کرسکتی ہے۔ کہ بدیوں کی پاداش میں تو ایک انسان کو جہنم میں ڈال دیا جائے مگر پھر وہاں سے اسے کبھی نہ نکالا جائے۔ اگر ایسا ہی ہو۔ تو اس کی نیکیاں بے جزا رہیں گی۔ حالانکہ اسلام کہتا ہے۔ کہ ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی اگر کوئی نیکی کرے گا۔ تو وہ ضائع نہیں ہوگی۔ بلکہ ضرور اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ پس صاف ثابت ہوا۔ کہ ہر انسان کو خواہ وہ کتنا بڑا گناہ گار ہوگا۔ آخر نجات ملے گی۔ اور وہ بھی خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرے گا۔

اسلام نے دوزخ کو ام قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ امہ ھاویۃ یعنی جس طرح ماں کے پیٹ میں بچہ اس لئے رکھا جاتا ہے۔ کہ اسے ایسی طاقتیں حاصل ہوں۔ جن سے وہ زندگی حاصل کرکے بڑھ سکے۔ اسی طرح جہنم میں دوزخیوں کو اس لئے رکھا جائے گا۔ تا وہ بہشتی زندگی پانے کے قابل ہوسکیں۔ غرض اسلام انسان کے سامنے وہ باتیں پیش کرتا ہے۔ جو فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں۔

حضرت ہاجرہ رضؓ شاہزادی تھیں نہ لونڈی

جیوش انسائیکلوپیڈیا اور تاریخ طبری کی متفقہ شہادت

یہود کی بنی اسمٰعیل سے عداوت

حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے برگزیدہ بندے تھے۔ حضرت ہاجرہ رضؓ صدیقہ اور پاکباز خاتون تھیں۔ اسی مقدس جوڑے سے نسلِ اسمٰعیل کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے دوسرے فرزند حضرت اسحاقؑ اور ان کی ذریت کو بھی نوازا۔ اور ان میں صدہا نبی برپا ہوئے۔ مگر باہیں خیر و برکت یہود و نصاریٰ آج تک اولادِ اسماعیل سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور انہیں برکاتِ سماوی سے محروم اور لونڈی زادے کہکر پکارتے ہیں۔ صدیاں گزر گئیں۔ ہزارہا انقلابات پیدا ہوگئے۔ مگر وہ دیرینہ یہودی نقطۂ نگاہ تبدیل نہ ہوا۔ عیسائیت کے کفارہ کی بنیاد بھی اسی ریگِ رواں پر رکھی گئی۔ نسلِ اسمٰعیل کے درخشندہ گوہروں نے اپنے انوار سے اغیار کی آنکھوں کو خیرہ کردیا۔ فیضِ عمیم سے زمین کو بھر دیا۔ ذریتِ آدمؑ کو پنجۂ شیطان سے چھڑا کر آستانۂ الوہیت پر جھکا دیا۔ مگر یہود و نصاریٰ یہی کہتے رہے۔ کہ ہاجرہ رضؓ کی اولاد الٰہی وعدوں کی وارث نہیں ہوسکتی انہیں آسمانی بادشاہت میں شامل ہونے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ہاجرہ رضؓ لونڈی تھی۔

اسرائیلی غلام زادوں کے غلام ٹھہرے

خداوندِ غیور ہے۔ وہ اپنے پارسا بندوں کے لئے اپنی غیرت کا اظہار فرماتا ہے۔ نسلِ اسحاق کے ایک بڑے حصّہ نے اسمٰعیلؑ اور اس کی اولاد کو حقیر جانا۔ ان کو لونڈی زادے کہہ کر کمتر گردانا۔ خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے جد اعلےٰ حضرت یوسفؑ کو اسماعیلیوں کا غلام بنادیا۔ وہ ان کے ہاتھوں فروخت ہوئے اور مصر میں بیچے گئے۔ گویا اگر اسمٰعیلی غلام زادے تھے۔ تو اسرائیلی غلام زادوں کے بھی غلام ٹھہرے درحقیقت قدرت کے اس کام میں یہود و نصاریٰ کے لئے درسِ عبرت ہے۔

بائیبل میں لونڈی کیوں کہا گیا

بائیبل کے پہلے صحیفہ "کتاب پیدائش" میں حضرت ہاجرہ رضؓ کو متعدد مرتبہ لونڈی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اسی صحیفہ میں بیان شدہ حالات کے رُو سے حضرت ہاجرہ رضؓ نے جن اعلےٰ اخلاق۔ توکل صبر۔ حلم۔ وفاداری اور خدا ترسی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا عشر عشیر بھی حضرت سارہ رضؓ سے ظاہر نہ ہوا۔ ان اخلاقِ عالیہ کو دیکھ کر کوئی شخص حضرت ہاجرہ رضؓ کو لونڈی قرار نہیں دے سکتا۔ علاوہ ازیں بائیبل کی ایک اور شہادت بھی حضرت ہاجرہ رضؓ کے لونڈی نہ ہونے پر زبردست دلیل ہے۔ بائیبل کہتی ہے کہ حضرت سارہ رضؓ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا:۔

"اس لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے۔ کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ پر اپنے بیٹے کی خاطر یہ بات ابراہام کی نظر میں نہایت بُری معلوم ہوئی"

(پیدائش $\frac{۲۱}{۱۰-۱۱}$)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت سارہ رضؓ نے جو حضرت ہاجرہ رضؓ اور اس کے ننھے بچے کی جلاوطنی کا مطالبہ کیا۔ تو اس کی بنیاد بالفاظ بائیبل صرف یہ تھی۔ کہ وہ نہیں چاہتی تھیں۔ کہ حضرت اسمٰعیل کو وراثت سے حصہ ملے۔ حضرت اسمٰعیل کا اس طرح محروم الارث قرار دیا جانا حضرت ابراہیمؑ کو نہایت شاق گزرا۔ اگر ہاجرہ رضؓ فی الواقعہ لونڈی تھیں۔ تو ان کی اور ان کی نسل کی وراثت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اور اس کے لئے سارہ رضؓ کو کسی قسم کے تردد اور بے چینی کے اظہار کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ ہاجرہ رضؓ لونڈی ہوتیں۔ تو یہ ایک طے شدہ بات تھی۔ کہ ان کی نسل وارث نہ ہوتی۔ سارہ رضؓ کا یہ مطالبہ صاف بتا رہا ہے۔ کہ ہاجرہ رضؓ عام معروف معنوں میں لونڈی نہ تھیں۔ پھر اگر حضرت اسمٰعیل حقیقتاً لونڈی زادے ہوتے۔ تو حضرت ابراہیمؑ کے لئے یہ مطالبہ ناگوار نہ ہوتا۔ بائیبل حضرت ابراہیمؑ کے آخری ایام کے ذکر پر کہتی ہے۔

"ان حرموں کے بیٹوں کو جو ابراہام سے ہوئے۔ ابراہام نے کچھ انعام دے کے اپنے جیتے جی ان کو اپنے بیٹے اضحاق کے پاس سے پورب رُخ پورب کی سرزمین میں بھیجدیا۔ اور ابراہام کی حیات کے برسوں کے دن جن میں وہ جیتا رہا۔ ایک سو پچھتر برس تھے۔ تب ابراہام جاں بحق ہوا۔ اور اچھی عمر درازی میں بوڑھا اور آسودہ ہو کر مرا۔ اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔ اور اس کے بیٹے اضحاق اور اسمٰعیل نے مکفیلہ کے مغارہ میں حتّی صحر کے بیٹے عفرون کے کھیت میں جو ممرے کے آگے ہے۔ اسے گاڑا۔" (پیدائش باب ۲۵)

اس اقتباس سے ثابت ہے۔ کہ لونڈی زادوں کی وراثت کا کوئی سوال نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ہی ان کا محروم الارث ہونا حضرت ابراہیمؑ پر گراں گزرتا تھا۔ ان کو خود حضرت ابراہیمؑ نے رخصت کردیا۔ تمام لونڈی زادے جانب پورب روانہ ہوگئے۔ تجہیز و تکفین حضرت اسحاقؑ و حضرت اسمٰعیلؑ نے کی۔ اس سے بھی واضح ہے۔ کہ حضرت اسماعیلؑ ہرگز لونڈی زادے نہ تھے۔ بے شک حضرت سارہ رضؓ کے بے جا مطالبہ از روئے بائیبل کے مطابق قدیسہ ہاجرہ رضؓ اور ان کے لختِ جگر کو جلاوطن ہونا پڑا۔

مگر بوقت وفات حضرت اسمٰعیلؑ حاضر تھے۔ اور حضرت اسحاقؑ کی معیت میں انہوں نے اپنے شفیق باپ کو دفن کیا۔ پس حضرت ہاجرہؓ کو لونڈی قرار دینا واقعات کے خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت ہاجرہؓ شہزادی تھیں۔ شاہِ مصر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شانِ جلیل کو دیکھ کر چاہا کہ ان سے قرابت کا تعلق پیدا ہو جائے۔ اس لئے اپنی صاحبزادی کو ان کی غلامی میں دے دیا۔ چونکہ حضرت سارہؓ بڑی بیوی تھیں اس لئے دلداری اور ادب کے لحاظ سے حضرت ہاجرہؓ کو ان کی خادمہ قرار دیا گیا۔ عبرانی تورات کا لفظ (שפחה) خادمہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ ابی تسلوم یہودی مفسر تورات نے بھی یہی مفہوم لیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"ابی تسلوم توریت کا ایک مفسر یہودی فاضل کتاب پیدائش (۱۶-۱) کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ "ہاجرہ فرعون کی بیٹی تھی۔ فرعون نے جب سارہ کی کرامت دیکھی تو کہا کہ اس کے گھر میں لونڈی بن کر رہنا دوسرے کے گھر میں بی بی بن کر رہنے سے بہتر ہے" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بر علی بیوی ہونے کی حیثیت سے وہ سارہ کی خدمت گذار تھیں" (ارض القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۲)

ابن جریر الطبری کی روائت

مشہور مؤرخ ابن جریر الطبری نے ایک روائت بیان کی ہے کہ جب صحابہؓ کے زمانہ میں مسلمانوں نے مصر فتح کیا تو وہاں کے نصاریٰ سے جن میں ان کے پادری بھی تھے کہا:۔

فان رسول اللہ صلعم اوصانا بالقبطیین خیراً لان لهم رحماً وذمه

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبطیوں سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ وہ ذمی ہونے کے علاوہ حضرت ہاجرہؓ کی وجہ سے عربوں کے رشتہ دار بھی ہیں۔ اس پر ان عیسائیوں نے کہا:

قرابة بعيدة لا يصل مثلها الا الانبياء معروفة شريفة كانت ابنة ملكنا وكانت من اهل منف والملك فيهم فاديل عليهم اهل عين شمس فقتلوهم وسلبوا ملكهم واغتربوا فلذلك صارت الى ابراهيم

کہ اس قدر دور کی رشتہ داری کا لحاظ صرف انبیاء ہی کیا کرتے ہیں۔ یہ قرابت معروف اور باعزت ہے۔

حضرت ہاجرہؓ ہمارے بادشاہ کی لڑکی تھی۔ اہل منف میں سے تھی جو برسرِ حکومت تھے۔ عین شمس والوں کے ذریعہ ان کی دولت جاتی رہی۔ سو خدا کے لوگوں نے اہل منف کو قتل کر دیا۔ ان کے اموال چھین لئے۔ اور وہ بے وطن ہو گئے اس طرح سے حضرت ہاجرہؓ حضرت ابراہیمؑ کے عقد میں آئیں۔

(تاریخ الطبری صفحہ ۲۵۸۶)

جیوش انسائیکلوپیڈیا کی شہادت

جیوش انسائیکلوپیڈیا میں یہودی لٹریچر اور احبار یہود کی تفسیر کے مطابق بھی یہی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ حضرت ہاجرہؓ شاہ مصر یعنی اس وقت کے فرعون کی صاحبزادی تھیں۔ اصل الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"According to the midrash (Gen. R. XIV.) Hagar was the daughter of Pharoah, who, seeing what great miracles God had done for Sarah's sake (Gen: VII. 17), Said: "it is better for Hagar to be a slave in Sarah's House than Mistress in her own.

یعنی یہودی روایات کے مطابق حضرت ہاجرہؓ فرعون کی بیٹی تھیں۔ فرعون نے ان عظیم الشان معجزات کو دیکھ کر۔ جو اللہ تعالےٰ نے سارہ کی خاطر ظاہر فرمائے کہا کہ ہاجرہ کے لئے سارہ کے گھر میں لونڈی بن کر رہنا زیادہ اچھا ہے بہ نسبت اپنے گھر میں آزاد رہنے کے۔ پھر اسی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ

In Arabic Literature: According to the Midrash (Gen: R. XIV) hagar was the daughter of Pharaoh, who presented her to Abraham. The same story is told in mohammaden traditions. (The Jewish Ecyclopedia Vol. VI Page 138. 139)

عربی لٹریچر میں آیا ہے۔ کہ حضرت ہاجرہؓ فرعون کی بیٹی تھی۔ جو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بطور تحفہ پیش کی تھی یعنی ان کے عقد میں دی تھی۔ مصنف کہتا ہے کہ یہی واقعہ اسلامی روایات میں آیا ہے (جیوش انسائیکلوپیڈیا جلد ۶ صفحہ ۱۳۸-۱۳۹)

حضرت ہاجرہؓ شہزادی تھیں

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ہاجرہؓ لونڈی نہ تھیں بلکہ شاہزادی تھیں۔ ان کے اخلاق اور ان کا کیریکٹر ان کے شاہی خاندان سے ہونے پر بیّن دلیل ہے۔ پس ایسی غلط اور بے بنیاد وجہ سے یہود و نصاریٰ کا نسل اسمٰعیلؑ کو حقیر قرار دینا اور الٰہی وعدوں سے محروم گردانا سراسر باطل ہے۔

بے شک ان زمینی معماروں نے نسل اسمٰعیلؑ کو رد کیا۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ وہی کونہ کا پتھر ہوئی۔ اور اسی پر دنیا کے روحانیت کی بنیاد رکھی گئی۔ لوگوں نے ہاجرہؓ شہزادی کی نسل کو بے ثمر قرار دیا۔ گویا وہ بانجھ تھیں۔ ایسا ہونا ضرور تھا۔ تا خدا کا نوشتہ پورا ہو۔ لکھا تھا:۔

"اے بانجھ! تو جو نہیں جنتی تھی۔ خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہ ہوتی تھی۔ وجد کر کے گا۔ اور خوشی سے چلا۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا دے۔ ہاں اپنے مسکنوں کے پردے پھیلا۔ دریغ مت کر۔ اپنی ڈوریاں لمبی اور اپنی میخیں مضبوط کر۔ اس لئے کہ تو دائیں اور بائیں طرف بڑھے گی۔ اور تیری نسل قوموں کی وارث ہو گی۔ اور اجاڑ شہروں کو بسائے گی" (یسعیاہ ۵۴ آیت ۱-۳)

اب وقت آ چکا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے خیال خام پر نظر ثانی کریں۔ اور خدا کی فعلی شہادت کے مطابق ان برکات سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کریں۔ جن کے پانے کا ذریعہ نسل ہاجرہؓ سے تعلق محبت ہے۔ یہودی روایات میں آتا ہے۔ کہ حضرت سارہؓ کی وفات کے بعد حضرت اسحٰقؑ بیر الحی پر جا کر حضرت ہاجرہؓ کو گھر لائے۔ تا وہ مکان۔ ابراہیمؑ کا مکان آباد رہے (دیکھو انسائیکلوپیڈیا حوالہ مذکور) میں عرض کرتا ہوں کہ نسل سارہؓ کی برکات کے انقطاع پر تمام بنو اسرائیل کا فرض ہے۔ کہ نسل ہاجرہ کی برکات سے متمتع ہوں۔ تا ان کے ویران دل آباد۔ اور ان کے تاریک قلوب منور ہوں۔

وما علینا الا البلاغ۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

ایک گم شدہ کتابوں کا پیکٹ

چند روز ہوئے بابو عبدالعزیز صاحب نائب ناظر بیت المال کے ہاتھ میں نے ایک پیکٹ جس میں دو عدد کتب تھیں لاہور میں اپنے بڑے بھائی مولوی فضل الدین صاحب ایم۔ اے کو پہنچانے کے لئے دیا تھا بابو صاحب وہ پیکٹ امرتسر میں گاڑی تبدیل کرتے وقت بھول گئے۔ وہ گاڑی اسی وقت واپس قادیان روانہ ہوتی ہے۔ اگر کسی دوست کو وہ پیکٹ ملا ہو تو مجھے واپس عنایت فرما دیں پیکٹ میں ایک کتاب "باطنی مذہب" مصنفہ مرزا محمد سعید صاحب ایم۔ اے دہلوی۔ اور دوسری کتاب انگریزی میں ڈاکٹر اقبال کے لیکچروں کا مجموعہ تھا۔ دونو کتب پنجاب پبلک لائبریری کی ہیں:

خاکسار علی محمد اجمیری ایڈیٹر رسالہ ریویو اردو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مرے ہادی! بروزِ ظلِّ ختم المرسلیں تم ہو
مسیحا بھی تمہیں تم ہو۔ وہ مہدی بھی تمہیں تم ہو
ازل سے یہ مقدر تھا رجالِ فارسی آئیں
تو اے ظلمت مٹانے والے نُورِ اوّلیں تم ہو
زمانے پر یہ روشن ہے کہ ظلماتِ ضلالت میں
رہِ حق جس نے دکھلائی ہے وہ ماہِ مبیں تم ہو
ثریا سے جو ایماں پھر ہمارے پاس لایا ہے
یقیناً ہاں یقیناً وہ امامِ آخریں تم ہو
خبر دی انبیاء سابقیں نے جس کی بعثت کی
مقرر کردہ حق حامئی دینِ متیں تم ہو
نیابت میں رسول اللہ کی یہ پایہ پایا ہے
کہ دُنیا اور اُخریٰ میں شفیع المذنبیں تم ہو
گنہ گاروں کو مژدہ ہو خطا کاروں کو خوشخبری
کہ تائب متقی کے ضامنِ خُلدِ بریں تم ہو
لٹائے ہیں حقائق کے خزانے آکے عالم میں
بلا شک گنج بخشِ دولتِ رُوح الامیں تم ہو
شغالوں کی طرح سارے مخالف بھاگے پھرتے ہیں
مقابل پر نہ آیا کوئی وہ شیرِ عریں تم ہو
ملے جو مال و جاں دے کر تو پھر بھی مفت سودا ہے
ہماری خوش نصیبی ہے۔ عجب دُرِّ ثمیں تم ہو
شریعت کا صحیفہ نامِ احمدؐ سے مُزیّن ہے
شہادت کے لئے ختمِ نبوّت کے نگیں تم ہو
مکانِ لامکاں میں دخل غیروں کو نہیں حاصل
مگر اسرارِ حق کے حاملوں میں بالیقیں تم ہو
اطاعت میں تمہاری ہے اطاعت اپنے مولےٰ کی
رسول اللہ کے دُنیا میں سچے جانشیں تم ہو
جوانِ آنکھوں کے پیمانے میں ہے تھوڑی سی ہم کو بھی
کہ سرمستِ مئے حُبِّ الٰہ العالمیں تم ہو
بہ منّتِ عشق صابر نے کہا یہ حُسنِ جابر سے
مرے سرگرم ارمانوں کا محور بس تمہیں تم ہو
خدا کا فضل ہو فضلِ عمرؓ پر۔ عمر میں برکت
نظیرِ حُسن و احسانِ مسیحؑ مؤمنیں تم ہو
بہت اصلاحیں جاری کیں بہت سی اور بھی ہونگی
کہ حسبِ پیشگوئی مصلحِ مسعودِ دیں تم ہو
مدبّر۔ منتظم۔ ضابط۔ امیرِ دو آمِ ملّت
مجسم قدرتِ ثانی ربّ العالمیں تم ہو
پھلو پھولو بہ اسمِ بامسمّیٰ نامِ احمد
خدا رکھے۔ مری جانِ تمنّا۔ مہ جبیں تم ہو
کہو کیا حال ہے ہمدم۔ ہے کیسی حالتِ عالم؟
لبوں پر مُہرِ خاموشی ہے۔ کیوں عزلت گزیں تم ہو
پلٹ کر جو کبھی واپس نہ آئی ہے نہ آئے گی
مریضِ لا دوا کی کیا نگاہِ واپسیں تم ہو
بڑھو کہتے ہوئے ہاں "یا مسیح الخلق عدوانا"
حوادث سے ہوئے کیوں وہ کہ ایسے حزیں تم ہو
دیا ہے مؤمنِ قانت کو قلبِ مطمئن حق نے
تو پھر کیا بات ہے اکمل کہ یوں اندوہگیں تم ہو

[illegible]

صیغہ نشر و اشاعت کی کارگزاری

احباب مدد فرمائیں

یوم التبلیغ پر اشاعت لٹریچر کے سلسلے میں صیغہ نشر و اشاعت نے اکیس ہزار دو سو ساٹھ ٹریکٹس مشتمل بر ۱۰۲۵۱۲ صفحات تقسیم کئے ہیں جو بجٹ مشروط بآمد کو مدنظر رکھتے ہوئے بفضلہ تعالیٰ کافی تعداد ہے۔ جن احباب نے ماہوار چندہ نشر و اشاعت مقرر کر کے اس کی باقاعدہ ادائیگی فرمادی ہے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور جن صاحب استطاعت دوستوں اور جماعتوں نے تاحال اس ضروری کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ماہوار چندے کی تعیین فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل احمدیہ جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

جھکو بھٹی
- پریذیڈنٹ — الٰہہ ماہی صاحب
- سکرٹری مال — چراغ دین صاحب
- خزانچی — غلام قادر صاحب

جالندہر شہر
- پریذیڈنٹ — حکیم محمد کبیس صاحب
- وائس ״ — چوہدری نذیر احمد صاحب
- سکرٹری مال — ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
- ״ تبلیغ — منشی غلام جیلانی صاحب کاتب
- محصل — ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم

بسراں (متصل قادیان)
- پریذیڈنٹ — رسالدار چوہدری علی گوہر صاحب
- سکرٹری مال — چوہدری عطا محمد صاحب نمبردار
- ״ تبلیغ — ״ بڈھا صاحب لمبردار
- اسسٹنٹ ״ — تبلیغ چوہدری امیر احمد صاحب
- سکرٹری تعلیم و تربیت — غلام حسین صاحب

بیگم پور کندھی
- سکرٹری مال — چوہدری محمد یعقوب علی خان صاحب
- سکرٹری تبلیغ — منشی برکت علی محمد خان صاحب

مانوکے بھگت
- پریذیڈنٹ — چوہدری فیض عالم خان صاحب
- سکرٹری وامین — بابو عبد اللہ خان صاحب

بوریوالہ (ضلع ملتان)
- پریذیڈنٹ — چوہدری محمد اکبر صاحب
- سکرٹری — ماسٹر مولا بخش صاحب
- خزانچی — صوفی حسن دین صاحب

زیرہ
- پریذیڈنٹ — چوہدری اعظم علی صاحب سب جج
- وائس ״ — شیخ محمد الدین صاحب

کوئٹہ
- سکرٹری وصایا — شیخ عبد المجید صاحب عاجز بجائے شیخ چراغ الدین صاحب

شاہ پور صدر
- قائم مقام پریذیڈنٹ — سید امیر حسین شاہ صاحب تا واپسی راجہ محمد نواز خان صاحب

ممباسہ (مشرقی افریقہ)
- پریذیڈنٹ — محمد عالم صاحب ایم بی۔ ای
- سکرٹری تعلیم و تربیت ״
- جنرل سکرٹری و سکرٹری مال، سکرٹری تحریک جدید — اللہ دتا صاحب
- سکرٹری وصایا — مرزا عبد الغنی صاحب
- سکرٹری تبلیغ — محمد افضل صاحب
- ״ تحریک جدید ״

دار السلام
- پریذیڈنٹ — ایم۔ اے۔ ایاز
- وائس ״ — محمد یوسف خان صاحب
- جنرل سکرٹری و سکرٹری امور عامہ و خارجہ — ایم جان
- سکرٹری مال — مسٹر ایف کے نون
- امین — مسٹر ایم۔ اے۔ ایاز
- آڈیٹر — اے۔ کے۔ بٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مبارک خواہش کو پورا کرنے کا تہیہ

جس وقت میں نے خدا تعالےٰ کا نام لے کر یہ مہم شروع کی تھی۔ اس وقت ریویو آف ریلیجنز اردو کے ۲ سو خریدار تھے۔ مگر دوسری قسط جو الفضل مئی ۱۹۳۹ء میں شائع کی گئی۔ اس میں آٹھ سو پینتالیس خریدار ہو جانے کا اعلان کیا گیا تھا اب تیسری قسط شائع کی جاتی ہے۔ اس وقت یعنی ۲۲ جون ۱۹۳۹ء تک آٹھ سو اکاسی خریدار ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ فالحمد للہ۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پوری ہونے میں نو ہزار ایک سو انیس خریداروں کی کمی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس تیسری قسط کو ملاحظہ کرتے ہی احباب فوری توجہ فرمائیں گے اور اپنے آقا اور مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرکے آپ کے خاص ناصر اور مددگاروں میں شامل ہونے کا فخر حاصل کریں گے۔ اے اللہ میری آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو۔ بلکہ مخلصوں اور مومنوں کے دلوں میں اثر کرنے والی آواز ہو۔ اس رسالہ کی قیمت تین روپیہ سالانہ ہے اور آج کل یہ رسالہ مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی زیر ادارت ظاہری اور باطنی تمام خوبیوں سے مرصع ہو کر شائع ہو رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کوئی احمدی گھرانہ اس رسالہ سے خالی نہ رہے گا۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

سید محمد اسحٰق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہتہ عبد الخالق صاحب امریکہ کو

مہتہ عبد الخالق صاحب جو ہندوستان میں سائیکلسٹوں کے چیمپئین ہیں۔ اور جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے فرزند۔ کولوریڈو گولڈن امریکہ کی نہایت مشہور و معروف یونیورسٹی میں مائننگ کی تعلیم کے لئے بہت جلد جا رہے ہیں۔

مہتہ صاحب اس وقت انڈین سکول آف مائینز دھن باد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن کو پنجاب گورنمنٹ کے شعبہ انڈسٹریز سے ایک پچاس روپیہ کا وظیفہ بھی مل رہا ہے اور اب محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے۔ اور امریکن گورنمنٹ کی درخواست پر گورنمنٹ آف انڈیا نے ان کو منتخب کیا ہے۔

یہ پہلے احمدی نوجوان ہیں جو اس لائن میں گئے ہیں۔ اور یہی پہلے نوجوان ہیں جن کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ کہ حکومت امریکہ کے خرچ پر دنیا کے مشہور ترین سکول آف مائینز میں تعلیم حاصل کریں۔ مہتہ صاحب کی یہ کامیابی بہت خوشکن ہے۔ اور بھائی جی کی خواہش ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیا تہما اور دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت سے درخواست کی جائے کہ عزیز موصوف کے لئے دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ سفر کے تمام لوازم مہیا فرمائے۔ اور اس نعمت سے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی توجہ کے باعث میسر آئی ہے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ نیز یہ علم اور منصب سلسلہ اور بنی نوع انسان۔ اور خود ان کی اپنی ذات اور خاندان کے لئے مفید و بابرکت ہو۔

محمود احمد عرفانی

ایک احمدی نوجوان کا افسوسناک انتقال

ملک امام دین صاحب ذیلدار و رئیس امین آباد کے نوجوان اور ہونہار فرزند ملک محمد مالک صاحب بی۔ اے ۱۷ جولائی کو ۲۷ یوم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر بیعت کی تھی۔ والدین اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ مگر مرحوم ثابت قدم رہے۔ مرحوم سول سروس کے امتحان مقابلہ کی تیاری کر رہے تھے۔ اور لاء کالج کے طالب علم تھے۔ مرحوم نے ایک نوجوان بیوہ جس نے ساتھ ہی بیعت کی تھی۔ چھوڑی ہے۔ شادی کو ابھی تھوڑا عرصہ ہوا تھا۔

مرحوم کے ماتم میں امین آباد کے دونوں ہائی سکول یعنی آریہ و اسلامیہ بند کئے گئے۔ احباب مرحوم کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا فرمائیں اور والدین کے لئے صبر جمیل کی۔

خاکسار حکیم عبد العزیز خان مینیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

فیڈریشن کے متعلق والیان ریاست کے مطالبات

شملہ سے ۲۴ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ ہیر اماؤنٹ پاور اور والیان ریاست کے مابین فیڈریشن کے سلسلہ میں گفت وشنید ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے مجوزہ تحفظات کو والیان ریاست اپنے لئے کافی نہیں سمجھتے اور مزید حفاظت کا یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ داخلہ فیڈریشن کی شرائط میں ایک دفعہ ان کے حقوق کے تحفظ کے متعلق داخل کی جائے۔ اور ایسا انتظام کر دیا جائے۔ کہ اگر اس سلسلہ میں انہیں کوئی شکایت پیدا ہو۔ تو فیڈرل کورٹ اس کے تصفیہ کی مجاز ہو۔ ان کو خطرہ ہے۔ کہ اگر بیرونی مداخلت سے گورنروں نے ان کو نہ بچایا۔ تو وہ کیا کریں گے۔ نیز وہ چاہتے ہیں۔ کہ جہاں تک فیڈرل قوانین پر عمل درآمد کا تعلق ہے۔ انہیں برطانوی ہند کے ساتھ ایک ہی سطح پر رکھا جائے۔ فیڈرل قوانین پر عمل درآمد کے متعلق انگزیکٹو اختیارات ان کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں۔ اور فیڈرل افسروں کو ریاستی معاملات میں مداخلت کا حق نہ دیا جائے۔ اسوقت یہ حالت ہے۔ کہ ریاستیں مرکزی خزانہ میں کوئی خراج ادا کرنے پر مجبور نہیں ہیں۔ اگر کوئی ریاست اپنی مرضی سے دینا چاہے تو دے سکتی ہے۔ چنانچہ بعض ریاستیں دیتی ہیں۔ اور بعض نہیں لیکن فیڈریشن کے نفاذ کے بعد گو یہ خراج تو بالکل بند کر دیا جائے گا۔ لیکن فیڈرل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا۔ کہ فیڈریشن کی شریک تمام ریاستوں میں اگر چاہے تو ٹیکس لگا سکے۔ اس کے علاوہ اسوقت والیان ریاست کو زمین کے محصول سے بہت سی آمد ہوتی ہے لیکن فیڈرل آئین کے نفاذ کے بعد اس کے اس اختیار پر بھی پابندی عائد کر دی جائے گی۔ اسی طرح ایکسائز ڈیوٹی بھی محدود کر دی جائے گی۔ اس قسم کی باتوں پر والیان ریاست کو اعتراضات ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ فیڈریشن ان کے اختیارات میں کسی طرح بھی کمی کا موجب ہو سکے۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ انڈیا ایکٹ میں ترمیم کے ذریعہ یہ تبدیلیاں کر دی جائیں۔

بنگال کے بھوک ہڑتالی قیدی اور حکومت

بمبئی سے ۲۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ بھوک ہڑتالی قیدیوں کو رہا کرانے کے لئے کانگرس کی طرف سے جو کمیٹی مقرر ہے۔ اس کے سکرٹری سے بنگال گورنمنٹ کے ہوم منسٹر سر ناظم الدین نے کہا۔ کہ اگر حکومت سیاسی قیدیوں کی رہائی کا فیصلہ کر دے۔ تو خطرہ ہے۔ کہ گورنر خود وزارت کا مخالف ہو جائے گا۔ اور پھر یورپین گروپ علیحدہ ہو جائے گا۔ جس کے معنے یہ ہوں گے کہ وزارت قائم نہ رہ سکے گی۔ سکرٹری مذکور نے یہ حالات صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو تحریر کر دیئے اور ان کی طرف سے وزارت کو یہ پیشکش کی گئی ہے۔ کہ اگر قیدیوں کو رہا کرنے کی وجہ سے بنگال میں آئینی تعطل پیدا ہو جائے۔ تو کانگرس تمام کانگرسی صوبوں میں تعطل پیدا کر کے اس کی مدد کرے گی۔ نیز بنگال میں کوئی دوسری وزارت بنانے میں حصہ نہیں لے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس تجویز سے گاندھی جی بھی متفق ہیں۔ بلکہ ان کی طرف سے وائسرائے کو یہ لکھ بھی دیا گیا ہے۔ کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی میں تاخیر کی وجہ سے عوام کی بغاوت کا اندیشہ ہے۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات نے ۲۴ جولائی کو اعلان کیا ہے کہ ڈم ڈم جیل میں کسی بھوک ہڑتالی قیدی کی حالت تشویشناک نہیں۔ البتہ علی پور میں ایک کی حالت خراب ہے۔ اور وہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ چنانچہ اب اسے معمولی خوراک اور دوا پینے پر آمادہ کر لیا گیا ہے۔ قیدیوں کے متعلقین کو چاہیئے۔ کہ ان کی صحت کے متعلق غیر مصدقہ اطلاعات اور افواہوں پر اعتبار نہ کیا کریں۔

اس سلسلہ میں یہ ذکر بھی ضروری ہے۔ کہ جن قیدیوں نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے یہ سب کے سب وہ ہیں جو تشدد کے مجرم قرار پا چکے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ڈاکوں کے لئے ذمہ دار ہیں۔ چند سال ہوئے۔ چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ پر حملہ کر کے اسے لوٹ لیا گیا تھا۔ اور ان میں سے بعض قیدی اس جرم میں سزایاب ہیں۔ جن قیدیوں کی رہائی کے لئے کوئی معمولی سی گنجائش بھی نظر آئی۔ انہیں حکومت بنگال اس سے پہلے ہی رہا کر چکی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد میں اصلاحات کے اعلان کا اثر

دہلی سے ۲۴ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ انٹرنیشنل آرین لیگ کا اجلاس آج یہاں منعقد ہوا لیکن تاحال یہ فیصلہ نہیں ہو سکا۔ کہ حیدرآباد میں اصلاحات کے نفاذ کے اعلان کے بعد کیا رویہ اختیار کیا جائے۔ پانچ گھنٹہ کی بحث کے بعد اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔ آخری فیصلہ کرنے سے قبل لیگ گاندھی جی کا نظریہ ضرور معلوم کرے گی۔ پراونشل لیگوں کی طرف سے یہی مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ ستیہ آگرہ جاری رکھا جائے۔ دوسری طرف حیدرآباد سے ۲۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ اس اعلان نے مسلمانوں کو حکومت کے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اور وہ اس کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے حیدرآباد کے مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی مظاہرین نے مسلم بنک کے سامنے کھڑے ہو کر مطالبہ کیا۔ کہ بنک کو بند کیا جائے۔ اس پر معمولی سا ہنگامہ بھی ہوا۔ لیکن بہت جلد حالات پر قابو پا لیا گیا۔ مظاہرین نے تمام دوکانوں اور مکانوں پر اصلاحات مردہ باد لکھوایا تھا۔ پولیس تمام دن اسے مٹانے میں مصروف رہی۔ سائیکلوں اور موٹروں پر بھی سیاہ جھنڈیاں لگائی گئیں۔ مسلمانوں نے بازوؤں پر سیاہ بلے باندھ رکھے تھے۔ جامعہ عثمانیہ کے سات سو طلباء نے بھی مظاہروں میں حصہ لیا۔ پولیس نے ان کے چھ لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔ نیز ہزاروں مظاہرین کے ایک گروہ کو افضل گنج میں روک کر منتشر ہونے کو کہا۔ اور انکار پر لاٹھی چارج کیا۔ جس سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔ دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ لوگوں میں جوش بہت پیدا ہو گیا۔ اس لئے اس موقعہ پر بعض مسلم لیڈر وہاں آ پہنچے۔ نواب بہادر یار جنگ صاحب نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ آپ لوگوں کو اس طرح غیر منظم دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔ مسلمانوں کو کبھی غیر منظم نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ حکومت نے اغیار کے مظاہروں اور ستیہ آگرہ کے آگے ہتھیار ڈال دئیے اور اصلاحات کا اعلان کر دیا۔ مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ اصلاحات کو ناقابل عمل بنا دیں۔ اس کے متعلق اتحاد المسلمین عنقریب ایک پروگرام پیش کرے گی۔ اور میں سب سے پہلے جیل جاؤنگا۔ پولیس کی طرف سے مجمع پر لاٹھی چارج کرنا انتہائی بزدلی ہے۔ جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے مجمع کو منتشر ہونے کو کہا۔ اور لوگ فوراً منتشر ہو گئے۔ آپ زخمیوں کو موٹر میں لا کر ہسپتال لے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حیدرآباد کے علاوہ گلبرگہ اور دوسرے اضلاع میں بھی ایسے مظاہرے ہوئے ہیں۔ اور کئی مقامات پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ اور کئی گرفتاریاں کی ہیں۔

سردار پٹیل اور ریاستی تحریک

احمد آباد سے ۲۴ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ آج یہاں سردار پٹیل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ راجکوٹ کی لڑائی ختم نہیں ہوئی۔ صرف اس کا پہلا باب ختم ہوا ہے۔ اور دوسرا شروع ہے۔ گاندھی جی نے اس میں اسوقت مداخلت کی تھی۔ جب لوگوں کو خوفزدہ کیا جا رہا تھا۔ لیکن جب ذمہ دار حکومت کے سلسلہ میں ناسازگار حالات پیدا ہوئے تو وہ علیحدہ ہو گئے۔ پروہت صرف شادی کی رسم ادا کرتا ہے۔ روزمرہ کے خانگی جھگڑے طے کرنا اس کا کام نہیں۔ گاندھی جی نے یہ دیکھ کر کہ ریاستی باشندے اس تشدد کا مقابلہ ابھی نہیں کر سکتے۔ جو والیان ریاست پیراماؤنٹ پاور کی امداد سے کرتے ہیں۔ فی الحال ریاستی تحریک کو بند کر دیا ہے۔ لیکن جب کانگرس اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لیگی۔ تو اس میں اتنی قوت پیدا ہو جائیگی کہ کوئی اسکا مقابلہ نہ کر سکیگا۔ ہر کانگرسی اسوقت ریاستوں کیطرف روانہ ہو جائیگا۔ دراصل ایسی تحریکات کو جاری رکھنا اور کامیاب بنانا عوام کی طاقت پر منحصر ہوتا ہے